REGD NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم پنجشنبہ
۷ صفر ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ

جلد ۴۸/۱۳ | ۱۳ ظہور ۱۳۳۸ ہش | ۱۳ اگست ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۹۰

بالائی علاقوں میں بارشوں سے راوی اور چناب کی سطح بلند ہوگئی

سکھر کے قریب دریائے سندھ میں بھی پانی چڑھ رہا ہے

سیالکوٹ ۱۲ اگست۔ بالائی علاقوں میں بارشیں ہونے کی وجہ سے کل دریائے راوی اور چناب میں پانی کی سطح اچانک بلند ہوگئی۔ اب ان دونوں دریاؤں میں درمیانے درجہ کے سیلاب کی کیفیت ہے۔ چھ بجے صبح جسڑ کے مقام پر راوی میں ۲۲ ہزار کیوسک پانی خارج ہو رہا تھا۔ جو ۶ بجے شام ۲۷ ہزار دو سو کیوسک پہنچ گیا۔ پانی ابھی یہاں بڑھ رہا تھا۔ مرالہ کے مقام پر کل صبح دریائے چناب میں ۱۸ ہزار دو سو چودہ کیوسک اخراج تھا۔ آج چھ بجے شام یہاں ایک لاکھ ۴۲ ہزار کیوسک پانی خارج ہو رہا تھا۔ لیکن اب یہاں پانی کی سطح گر رہی ہے۔ حیدرآباد ڈویژن میں صورت حال قابو میں ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

کل دن بھر طبیعت زیادہ ناساز رہی۔ اس وقت اعصابی ضعف کی شکایت ہے

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۱۲ اگست۔ بوقت سوا دس بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت زیادہ ناساز رہی۔ شام کے وقت اعصابی ضعف، اور نسیان کی تکلیف زیادہ ہوگئی۔ رات کو ٹانگ میں درد کی بھی کافی شکایت فرماتے رہے۔ لہٰذا شروع رات نیند نہ آسکی۔ اس کے بعد درد کی دوائیں دینے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے صبح تک اچھی نیند آگئی اس وقت اعصابی ضعف کی شکایت ہے۔ مگر کل شام کی نسبت کم ہے۔

کل کراچی سے ڈاکٹر جمال حضور کو دیکھنے تشریف لائے۔ انہوں نے بعد معائنہ اظہار کیا کہ حضور کی طبیعت خراب ہے۔ اور بعض علامات اور بازو کی کمزوری میں بھی زیادتی ہے۔

احباب جماعت نہایت درد و الحاح سے حضور کی کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں ÷

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت سوا دس بجے صبح۔ ربوہ ۱۲ اگست ۱۹۵۹ء

صدر ایوب آج لائل پور جائیں گے

لائل پور ۱۲ اگست۔ صدر جنرل محمد ایوب خاں آج سوا چار بجے شام بذریعہ طیارہ لائل پور پہنچ رہے ہیں۔ گورنر مغربی پاکستان مسٹر اختر حسین بھی آج ۳½ بجے شام ایک طیارہ میں لاہور سے یہاں پہنچیں گے۔ صدر اور گورنر کمشنر ملتان ڈویژن اور دوسرے حکام کے ہمراہ عارف والا کے ہوائی اڈہ (لائل پور) سے ضلع لائل پور میں سیلاب زدہ علاقوں کے دورے پر روانہ ہوں گے۔ صدر اور ان کی پارٹی کے ارکان ۶½ بجے شام ہوائی اڈے پر پہنچ جائیں گے۔ اور پھر فوراً بذریعہ طیارہ واپس روانہ ہو جائیں گے۔

مصر میں تیل کے ذخیرہ کی دریافت

دمشق ۱۲ اگست۔ روزنامہ ”الایام“ اس اطلاع کا ذمہ دار ہے کہ روسی انجینئروں اور ماہروں نے کاراچوک کے علاقے میں تیل کے بہت بڑے ذخائر دریافت کئے ہیں ÷

احباب ربوہ کی خدمت میں

— گزارش —

الفضل کے موجودہ ایجنٹ رشید نیوز ایجنسی سے ایجنسی واپس لے کر ملک سعادت احمد صاحب ملک جی برادرز گول بازار ربوہ کو دے دی گئی ہے۔ وہ مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۵۹ء سے اخبار کی تقسیم شروع کر دیں گے۔ اس لئے احباب کرام (علاوہ صدر انجمن احمدیہ و تحریک جدید کے عہدہ داران و کارکنان کے) اپنے پتوں سے ملک سعادت احمد صاحب کو مطلع فرما دیں۔ تاکہ الفضل ان کی خدمت میں پہنچانے کا بندوبست کر دیا جائے ÷

(مینیجر الفضل ربوہ)

ہفتہ شجرکاری ← ایک ضروری تصحیح

ہفتہ شجرکاری کے متعلق ۱۲ اگست کے الفضل میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا جو قیمتی نوٹ شائع ہوا ہے۔ اس میں غلطی سے ہفتہ شجرکاری شروع ہونے کی تاریخ ۱۳ اگست درج ہوگئی ہے در اصل ہفتہ ۷ اگست سے شروع ہو چکا ہے۔ اور ۱۳ اگست کو ختم ہوگا۔ لیکن درخت لگانے کا موسم اس کے بعد بھی جاری رہے گا۔ جن احباب کو دیر سے اطلاع ملے۔ وہ اس کے بعد بھی درخت لگانے کی مہم جاری رکھ کر ملکی دولت کو بڑھانے اور قومی صحت کو ترقی دینے کا موجب بن سکتے ہیں ÷

سیلاب سے سات سو ترانوے ہلاک

تائپہ ۱۲ اگست۔ حکومت فارموسا نے سیلابوں سے ہلاک ہونے والوں کے بارے میں جو تازہ ترین اعداد و شمار شائع کئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۷۹۳ تک پہنچ چکی ہے ÷

فضائیہ کے نئے گروپ کیپٹن

کراچی ۱۲ اگست۔ ونگ کمانڈر اے سلام کو گروپ کیپٹن بنا دیا گیا ہے۔

وزیر اعظم جاپان ٹوکیو واپس پہنچ گئے

ٹوکیو ۱۲ اگست۔ مسٹر کیشی وزیر اعظم جاپان یورپ اور امریکہ کا ایک ماہ کا دورہ کرنے کے بعد ٹوکیو واپس پہنچ گئے ہیں ÷

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۵۹ء

اسلامی تحریک

رسالہ "ندائے حق" کی اشاعت جولائی اگست ۱۹۵۹ء میں مدیر محترم جناب پروفیسر یوسف صاحب سلیم چشتی نے اپنے مقالہ افتتاحیہ "علمائے کرام کی خدمت میں" کے زیر عنوان سپرد قلم کیا ہے۔ اس مقالہ میں چشتی صاحب نے عیسائیوں اور احمدیوں کی تبلیغی جدوجہد کا ذکر کر کے "علمائے اسلام کی خدمت میں" اپیل کی ہے۔ کہ وہ بھی میدان میں نکلیں۔ چنانچہ عیسائیوں کی جدوجہد کا ذکر آپ نے ان الفاظ میں کیا ہے۔

الف۔ "جب سے پاکستان بنا ہے عیسائیوں نے اپنی تبلیغی سرگرمیاں تیز تر کر دی ہیں۔ اس وقت ان کے سینکڑوں مبلغین پاکستان کو اپنے مذہب سے روشناس کر رہے ہیں۔ کیا ہم بھی ان کو اسلام کی دعوت دے رہے ہیں۔

ب۔ کیا آپ اس حقیقت سے آگاہ نہیں ہیں کہ مسلمانوں کا انگریزی دان طبقہ (عیسائیوں کی) ان کتابوں کے جوابات پڑھنا چاہتا ہے۔ کیا اس زہر کا تریاق مہیا کرنا آپ کا فرض نہیں ہے۔ اگر ہے تو آپ انگریزی کیوں نہیں پڑھتے۔ اور جہاد بالقلم کیوں نہیں کرتے۔ آپ کی اس عدم توجہ کا نتیجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت ان کتابوں کو پڑھ کر اسلام سے بدظن ہو جاتی ہے۔ اور چونکہ وہ تریاق موجود نہیں ہے۔ اس لئے زہر اندر ہی اندر اپنا کام کرتا رہتا ہے۔

ج۔ یہ ایک نہایت تلخ اور بغایت المناک حقیقت ہے کہ اس وقت دنیا کے کسی اسلامی ملک میں کوئی ایسا مدرسہ یا ادارہ قائم نہیں ہے۔ جہاں غیر مسلموں کو اسلام سے روشناس کرنے کیلئے مبلغین تیار کئے جاتے ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانان عالم کے دماغ سے تبلیغ اور اشاعت اسلام بالکل نکل چکا ہے۔

د۔ اس وقت مغربی پاکستان میں عیسائیوں کے رومن کیتھولک فرقہ کے تین تبلیغی کالج قائم ہیں۔ اور پروٹسٹنٹ فرقہ کا ایک تبلیغی کالج موجود ہے۔ جائے عبرت ہے کہ مغربی پاکستان کے چار لاکھ عیسائیوں نے تو ایک چھوڑ چار چار تبلیغی کالج قائم کر دئیے ہیں۔ اور ہم آٹھ کروڑ مسلمان ایک تبلیغی درسگاہ بھی قائم نہ کر سکے۔"

(بحوالہ الفرقان ربوہ)

اس مضمون میں چشتی صاحب نے علمائے اسلام کے اشغال کا بھی ذکر کیا ہے۔ اور ان کی تعلیمی اور تعلمی جدوجہد کا یوں نقشہ کھینچا ہے "صرف و نحو معانی و بیان منطق و فلسفہ یہ سب مقصود بالعرض ہیں۔ اور مقصود بالذات قرآن حکیم ہے۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ کتاب اللہ کے پڑھنے پڑھانے پر سب سے کم توجہ صرف کی جاتی ہے۔ درس نظامیہ ختم کرنے کے بعد ایک طالب علم حدیث فقہ اور علم کلام سے تو کسی حد تک واقف ہو جاتا ہے۔ لیکن وہ قرآن حکیم سے اتنا بھی واقف نہیں ہوتا۔ کہ اسے دنیا کے سامنے ایک مکمل دستور حیات کی حیثیت سے پیش کر سکے۔"

(بحوالہ الفرقان ربوہ)

اور اسی مقالہ میں احمدیوں کی سعی و کوشش کی ان الفاظ میں داد دی ہے۔

اول۔ انگلینڈ اور امریکہ میں آئے دن مذہبی مجلسیں منعقد ہوتی رہتی ہیں۔ مگر ان جلسوں میں اسلام کی نمائندگی احمدی حضرات کرتے ہیں۔

دوم۔ تبلیغ و اشاعت سے آپ (علماء) کی بے اعتنائی کا ایک نتیجہ یہ بھی ہے۔ کہ آج بلاد مغرب میں ہی نہیں بلکہ ساری دنیا میں تبلیغ کے میدان پر احمدی حضرات قابض ہیں۔ یورپ اور امریکہ کے علاوہ ان کے مبلغین ان علاقوں اور جزیروں میں اپنے مذہب کی تبلیغ کر رہے ہیں جن کا نام بھی ہمارے عربی مدارس کے اکثر طلباء نے نہیں سنا ہوگا۔ مثلاً فجی۔ ماریشس۔ ٹرینیڈاڈ۔ سیرالیون اور نائیجیریا وغیرہ" . . . .

ششم۔ انگلستان میں آکسفورڈ۔ کیمبرج اور دوسری درسگاہوں میں جو مسلمان تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ وہ انہیں احمدی مبلغین کو اپنے جلسوں میں اسلام پر تقریریں کرنے کے لئے مدعو کرتے رہتے ہیں۔ اور اس کا قدرتی نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ کہ یہ مسلمان ان کو اسلام کا خادم اور نمائندہ یقین کرتے ہیں۔ اور ساری عمر ان کی خدمات کے معترف رہتے ہیں۔ آپ (علماء) کی اس غفلت کا سب سے زیادہ رنجدہ نتیجہ یہ ہے کہ احمدی حضرات مسلمانوں سے یہ کہتے رہتے ہیں۔ کہ چونکہ تمہارے علماء نے امام الزمان کا انکار کر دیا۔ اس لئے خدا نے ان کو بلاد مغرب میں تبلیغ اسلام کی توفیق عطا نہیں کی . . . . . میرا خیال یہ ہے کہ ان کے زعم کا جواب باصواب صرف اسی صورت میں دیا جا سکتا ہے۔ کہ آپ (علماء) اولین فرصت میں بلاد مغرب میں تبلیغ اسلام کے لئے ایک ادارہ قائم کر دیں۔" (بحوالہ الفرقان ربوہ)

"ندائے حق" کے یہ حوالے دے کر الفرقان کے فاضل مدیر مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہم جناب چشتی صاحب کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ ان علماء کو بلاد مغرب میں روانہ کرنے سے پہلے اس امر کا بھی جائزہ لے لیں۔ کہ یہ وہاں جا کر کیا کہیں گے۔ اور کیا ان کا ان خیالات کے ساتھ اہل یورپ و امریکہ کو دعوت اسلام دینا مفید و بابرکت بھی ہو سکے گا یہ ہمارا مشورہ ہے۔ ورنہ ہم جانتے ہیں کہ علماء صاحبان عنقریب چشتی صاحب کی اس صاف گوئی سے ان پر بھی ناراض ہو جائیں گے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ جبکہ میں فلسطین میں تبلیغ اسلام پر مقرر تھا۔ (۳۶-۱۹۳۱ء) اور وہاں سے عربی رسالہ البشریٰ شائع کرتا تھا۔ تو ایک دفعہ مصری اخبارات میں جناب امیر شکیب ارسلان مرحوم نے بھی تحریک کی کہ الازہر کے علماء کو مشرق اقصیٰ میں خاص طور پر اور دنیا کے باقی حصوں میں عام طور پر تبلیغ اسلام کے لئے جانا چاہیئے۔ جب ملک میں اس پر پُر زور تحریک اٹھی۔ تو دو ایک شیوخ چین میں چلے گئے۔ مگر چند ماہ کے بعد واپس آ گئے۔ اور کہا کہ وہاں پر تو حالات ہمارے حالات سے مختلف ہیں۔ ہمارا وہاں گزارا نہیں ہو سکتا۔ اس پر پھر امیر شکیب ارسلان نے ایک دردناک مضمون شائع کیا تھا۔

ہم نے اس وقت "البشریٰ" میں لکھا تھا کہ ان علماء کو مشرق و مغرب میں تبلیغ کے لئے بھیجنے سے پہلے یہ بھی دیکھ لیا جائے۔ کہ یہ لوگ مذہب کے فرزندوں کے سامنے اسلام کے کن عقائد کو پیش کریں گے۔ کیا حیات مسیح۔ نسخ قرآن اور انقطاع وحی مطلق کے عقائد کے ساتھ وہ یورپ اور امریکہ کو دعوت اسلام دے سکتے ہیں؟" (الفرقان اگست ۱۹۵۹ء)

ہم مولانا کے اس نتیجہ سے سو فیصدی متفق ہیں۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ علماء علماء میں بھی فرق ہوتا ہے۔ وہ علمائے اسلام جو عام طور پر علمائے دین کہلاتے ہیں۔ ان کی حالت تو واقعی وہی ہے۔ جو الفرقان کے فاضل مدیر نے بتائی ہے۔ لیکن ہمارا خیال ہے۔ کہ غیر احمدی مسلمانوں میں آج بھی سمجھدار عالم ایسے موجود ہیں۔ جو متذکرہ مسائل میں احمدیوں سے اتفاق رکھتے ہیں۔ اور جو تبلیغ دین کا شوق بھی رکھتے ہیں۔ البتہ کوئی ایسی جماعت سوائے جماعت احمدیہ کے ابھی تک کسی اسلامی ملک میں موجود نہیں ہے۔ جو جماعتی سطح پر یورپ میں تبلیغ و اشاعت کا کام کر رہی ہو۔ اور ایسے علماء بھی انگلیوں پر گننے کے قابل ہیں۔ جو اسلام کا تقریباً وہی تصور رکھتے ہوں۔ جو احمدیت پیش کرتی ہے۔ ہم نے "تقریباً" کا لفظ اس لئے استعمال کیا ہے۔ کہ یہ لوگ بھی صرف اسلام کے قانونی معاشرتی وغیرہ چند پہلوؤں پر زور دیتے ہیں۔ اور انہوں نے انگریزی جو چند کتب تصنیف کی ہیں وہ مفید تو ضرور ہیں۔ لیکن پورے اور حقیقی اسلام کو پیش نہیں کر سکتیں۔

اصل میں یہ لوگ وہی ہیں جو کہ یورپ کے موجودہ فلسفیانہ خیالات سے متاثر ہیں اور اسلام کو محض ایک ایسی ہی نظریاتی تحریک سمجھتے ہیں۔ جیسی کہ مثلاً اشتراکیت یا فاشزم نظریاتی تحریکیں ہیں۔ ان لوگوں کے نزدیک اسلام اس لئے بہترین تحریک نہیں ہے۔ کہ اس کی بنیاد تعلق باللہ ہے۔ بلکہ اس لئے کہ اسلام دوسرے مذاہب اور دوسری تحریکوں کے مقابلہ میں معاشرہ کی تعلیم و تربیت اور توازن کے لئے بہتر اصول پیش کرتا ہے۔

جیسا کہ ہم نے لکھا ہے ایسی جدوجہد مذہب کے متعلق منطقی اور مادی خیالات رکھنے والوں کے لئے تو کسی قدر مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ لیکن یہ جدوجہد ایک روحانی انقلابی تحریک کے تقاضے پورے نہیں کرتی؛

(باقی)

۳۰ اگست — یوم تحریک جدید

ہر جماعت میں اہتمام سے منایا جائے

(۱) ۳۰ اگست یوم تحریک جدید مقرر کیا گیا ہے۔ اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں؛

(۲) جملہ مطالبات تحریک جدید احباب جماعت کے اچھی طرح ذہن نشین کرانے کے بعد اس بات کا جائزہ لیں۔ کہ آپ کی جماعت میں کون کون تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل نہیں انہیں شامل فرمائیں۔

(۳) جو شامل ہیں ان کو اپنے وعدے جلد سے جلد ادا کرنے کی تحریک فرمائیں

(۴) یوم تحریک جدید کی غرض ایک دن بلکہ اجتماعی کوشش سے ٹھوس نتائج پیدا کرنا ہے۔ اس مقصد کو مدنظر رکھ کر اپنی جماعت کا پروگرام طے کریں؛

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت

(از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موجودہ بیماری قریباً تین ماہ سے چلی آرہی ہے۔ بلکہ ایک لحاظ سے اس کا آغاز اس سے بھی پرانا ہے جیسا کہ احباب کو خبروں سے معلوم ہوا ہوگا درمیان میں کچھ دن کے لئے بیماری کی علامات میں تخفیف معلوم ہوتی ہے مگر پھر کچھ دن کے لئے تشویش والی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں۔ بیماری کے اتنا لمبا ہو جانے سے طبعی طور پر مخلصین جماعت کے دلوں میں بہت تشویش پیدا ہو رہی ہے۔ جیسا کہ احباب کے خطوط سے ظاہر ہوتا ہے۔ جماعت کے کچھ دوست تو ایسے ہیں جو بیماری کی نوعیت کو سمجھتے ہوئے فکر اور تشویش کا اظہار کرتے ہیں۔ اور کچھ دوست ایسے ہیں۔ جو غلطی سے یہ سمجھنے لگ گئے ہیں کہ دراصل بیماری کوئی زیادہ نہیں ہے۔ اور چنداں فکر کی بات نہیں۔ اندریں حالات میرے خیال میں حضور کی موجودہ.. بیماری کی کچھ تفصیل دوستوں کے سامنے آجائے تو بہت سے شبہات اور غلط فہمیوں کے دور کرنے کا اور دعاؤں کی مزید تحریک کا باعث ہوگا۔

جیسا کہ احباب کو علم ہے فروری ۱۹۵۵ میں حضور کو ایسی ہی بیماری کا حملہ ہوا تھا۔ یعنی یکدم حضور کے بائیں حصہ جسم میں شدید کمزوری پیدا ہو گئی تھی جس کا بیشتر حصہ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے چند گھنٹوں کے اندر اندر دور ہو گیا مگر کچھ ہلکی سی علامات باقی رہ گئیں۔ اس بیماری کے علاج کے لئے حضور یورپ تشریف لے گئے۔ جہاں بڑے بڑے ماہرین نے حضور کا معائنہ کیا تھا، اور اس نتیجے پر پہنچے تھے۔ کہ حضور کی یہ بیماری دماغ کے ایک چھوٹے سے حصہ میں خون کا دوران وقتی طور پر بند ہو جانے سے پیدا ہوئی ہے۔ کچھ ماہرین یہ خیال کرتے تھے کہ اس کی وجہ دماغ کے اس حصہ کی شریانوں کا سکڑنا ہے۔ اور کچھ ماہرین یہ خیال کرتے تھے کہ اس حصہ دماغ کی کچھ باریک شریانوں میں خون منجمد ہو گیا تھا۔ بہرحال اس بات پر سب ماہرین متفق تھے۔ کہ یہ بیماری حضور کی [illegible] دماغی اور جسمانی کوفت اور کام میں غیر معمولی استغراق کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہے۔ یورپ کے ماہرین نے علاج تجویز کیا۔ اور ہدایت کی کہ حضور کو آئندہ احتیاط رکھنی چاہیئے۔ کہ دماغی اور جسمانی کوفت کبھی نہ ہونے پائے۔

یورپ سے واپس آکر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے بتدریج بہتر ہوتی گئی۔ مگر اسکے بعد حضور نے ۱۹۵۶ میں قرآن کریم کی تفسیر کا کام شروع کر دیا، جو احباب کے سامنے تفسیر صغیر کی شکل میں موجود ہے۔ اس طرح حضور کو دماغی کام کے باعث پھر دوبارہ کوفت شروع ہو گئی۔ اور ۱۹۵۸ میں حضور کی صحت ویسی نہ تھی جو ۱۹۵۶ میں تھی۔ اسی طرح ۱۹۵۸ سے حضور کو نقرس کی تکلیف بھی بار بار ہونے لگی جس کے باعث جسمانی کمزوری بھی لاحق ہو گئی۔ فروری ۱۹۵۹ میں حضور جب سندھ تشریف لے گئے۔ تو وہاں کار کا حادثہ پیش آیا۔ اور اس کے جلد بعد ہی شدید نقرس کا حملہ ہوا۔ اس طرح یہ تکلیف لمبی چلتی چلی گئی۔ حضور سندھ و کراچی سے نقرس کی تکلیف میں ہی دس مارچ ۱۹۵۹ کو واپس تشریف لائے۔ ربوہ آکر بھی نقرس کی تکلیف جاری رہی، جس کے باعث حضور نے مجبوراً چلنا پھرنا اور ٹہلنا چھوڑ دیا۔ اپریل میں کچھ عرصہ کے لئے حضور کی طبیعت قدرے بہتر ہوئی، اور حضور نے شوریٰ کے اجلاسوں میں قلیل وقت کے لئے شرکت فرمائی۔ مگر اس تمام عرصہ میں حضور اکثر وقت لیٹے رہتے تھے۔

۷ مئی ۱۹۵۹ء کو حضور جابہ تشریف لے گئے۔ راستہ میں ہی حضور کو کچھ تکلیف شروع ہو گئی تھی۔ مگر جابہ پہنچ کر تکلیف زیادہ ہو گئی۔ اور وہی علامات شروع ہو گئیں جو ۱۹۵۵ میں ظاہر ہوئی تھیں۔ یعنی بائیں بازو کی کمزوری و شدید اعصابی گھبراہٹ اور نسیان کی تکلیف وغیرہ اس بیماری کے پیش نظر فوری طور پر حضور کو ربوہ واپس لایا گیا اور یہاں پاکستان کے ماہر ڈاکٹروں کو بلا کر مشورہ کیا گیا جو وقتاً فوقتاً الفضل کے ذریعہ احباب کو معلوم ہوتا رہا ہے ان تمام ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ اس دفعہ بھی حضور کو ۱۹۵۵ والی بیماری کا حملہ ہوا ہے۔ مگر اس دفعہ فرق یہ ہے کہ سامنے والے حصہ پر نسبتاً اثر زیادہ ہے جسکے باعث اس دفعہ نسیان کی علامت زیادہ ہو گئی ہے۔ یہ نسیان زیادہ تر قریب کے زمانہ کے واقعات کی بھول سے تعلق رکھتا ہے۔ مگر اکثر پرانے واقعات پوری صحت کے ساتھ دماغ میں حاضر ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں نسیان کا اثر وقت اور فاصلہ کے متعلق بھی زیادہ محسوس ہوتا ہے۔ اسی طرح اعصابی بے چینی کی علامت بھی ہے یعنی ذکی الحس انسانوں کی طرح کسی کام وغیرہ کے متعلق یہ گھبراہٹ پیدا ہو جانا کہ فوری طور پر سرانجام پائے اور اگر اس میں کوئی رکاوٹ ہو تو اس پر طبیعت کا گھبرا جانا وغیرہ وغیرہ۔ نیز یہ بھی کہ بعض اوقات بے چینی اور ضعف میں جذبات پر پہلے جیسا قابو نہ رکھ سکنا۔ اب مندرجہ بالا علامات میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بتدریج تخفیف محسوس ہو رہی ہے۔ گو ابھی تک پوری تسلی بخش صورت نہیں۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ مکمل آرام ملنے سے انشاء اللہ پھر صحت بحال ہو کر نارمل حالت ہو جائیگی یورپ کے ڈاکٹروں سے بھی حضور کی بیماری کی مکمل ہسٹری لکھ کر مشورہ لیا گیا ہے اور انہوں نے یہاں کے ڈاکٹروں کی تشخیص اور مجوزہ علاج سے اتفاق کیا ہے۔ مزید مشورہ بھی لیا جا رہا ہے۔

جن پاکستانی ڈاکٹروں نے حضور کا معائنہ کیا تھا۔ ان میں سے ایک کی یہ رائے تھی۔ کہ حضور کی بیماری کی علامات جو بار بار عود کرتی ہیں اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ سر کی طرف جانے والی دائیں طرف کی بڑی شریان بار بار سکڑ جاتی ہے۔ اس طرح دماغ کے دائیں حصہ کی طرف خون کا دوران کچھ وقفہ کیلئے کم ہو جاتا ہے۔ جب ان سے ذکر کیا گیا کہ ۱۹۵ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پر چاقو کا جو حملہ ہوا تھا۔ اس وقت سرجن کا خیال تھا کہ دائیں طرف کی بڑی شریان کے بالکل قریب تک چاقو کا زخم چلا گیا تھا۔ اور چاقو کی نوک بھی اندر رہ گئی ہے تو کیا اس کی وجہ سے تو ایسا نہیں ہو سکتا کہ زخم کے مندمل ہونے پر اس شریان کے اردگرد کے پٹھے سکڑ گئے ہوں۔ اور انہوں نے شریان کو بھی سکیڑا ہو۔ اس پر اس ڈاکٹر نے کہا تھا کہ یہ قرین قیاس ہے۔

اس بیماری میں ایک چیز جو ہم لوگوں کے لئے باعث فکر رہی ہے وہ نقرس کی تکلیف کا لمبے عرصے سے جاری رہنا ہے، کیونکہ اس کی وجہ سے حضور ٹہل نہیں سکتے۔ اور ہر وقت لیٹے رہتے ہیں۔ حالانکہ ٹہلنا نہایت ضروری ہے تاکہ عام جسمانی طاقت جلد واپس آجائے۔ نقرس کے لئے خون میں یورک ایسڈ کا معائنہ دو بار کرایا گیا ہے اور دونوں بار یہ زہریلا اثر نارمل سے کافی زیادہ نکلا ہے۔ چنانچہ اس کے لئے شروع سے ہی نقرس کی دوائیں مجبوراً باقاعدہ دی جا رہی ہیں۔ گو بدل بدل کر دی جاتی ہیں۔ مگر مشکل یہ ہے کہ یہ دوائیں بذات خود مضعف ہوتی ہیں۔

اس بیماری کی شدت گذر جانے کے بعد سے نیز درمیانی وقفوں میں حضور کو جماعتی کاموں کی طرف شدت سے توجہ ہو رہی ہے۔ چنانچہ ہر وقت تبلیغ اسلام کو وسیع کرنے کے لئے ارشاد فرماتے رہتے ہیں۔ تقریباً ڈیڑھ ماہ سے تفسیر کبیر کا کام بھی تھوڑا تھوڑا شروع کرا دیا ہے (تفسیر کا کام کراتے وقت حضور مکرم مولوی نور الحق صاحب اور مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب سے اپنے نوٹ سنکر مناسب تصحیح فرماتے ہیں۔) یہ کام تھوڑی تھوڑی دیر یعنی چند منٹ کے لئے دن میں چند بار کراتے ہیں۔ تا تھکاوٹ نہ ہونے پائے۔ اسی طرح ضروری جماعتی ڈاک بھی تھوڑی تھوڑی کر کے حضور کی طبیعت کے مدنظر پیش کی جاتی ہے۔ اور بعض بہت ضروری ملاقاتیں بھی جن سے کوفت نہ پیدا ہو ہو جاتی ہیں۔ تاکہ طبیعت میں شگفتگی پیدا ہو اور خیال بٹے۔

ایک خاص بات جس کا حضور کو اس بیماری میں بہت شدت سے خیال آتا رہا ہے وہ قادیان جانے کا ہے۔ اور اس کے ذکر سے بعض اوقات رقت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ حضرت اماں جان ام المومنین رضی اللہ عنہا کا تابوت قادیان لے جانے کا بھی خیال بار بار آتا ہے۔

حضور کچھ وقت سہارے سے ٹہلتے بھی رہے ہیں۔ مگر جیسا کہ اوپر عرض کر آیا ہوں جب نقرس کی تکلیف ہو جاتی ہے تو ٹہلنا مجبوراً رک جاتا ہے۔ البتہ حضور کار میں بیٹھ کر کچھ وقت کے لئے سیر کے لئے تشریف لے جاتے ہیں۔

حضور کی موجودہ بیماری کو کچھ تفصیل سے اس مضمون میں بیان کر دینے سے خاکسار کا منشاء یہ ہے کہ مخلصین جماعت کے

سامنے صحیح پوزیشن آجائے۔ تا وہ حضور کی کامل شفایابی کے لئے زیادہ توجہ کے ساتھ اپنے قادر و شافی خدا کے حضور مسلسل دعاؤں میں لگے رہیں۔

میرا ذاتی تاثر اور احساس حضور کی اس بیماری سے یہ بھی ہے کہ بعض دفعہ اللہ تعالیٰ اپنی جماعت میں پیدا ہوجانے والی کمزوریوں اور کوتاہیوں کو دُور کرنے کے لئے جماعت کے امام اور اپنے محبوب بندے کو کسی تکلیف میں مبتلا کر دیتا ہے۔ تا جماعت اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہو اور حضور کی بیماری کا اس طرح لمبے ہو جانا بھی یہی ظاہر کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہماری غفلت سے جھنجھوڑ کر ہمارے اصل مقصد یعنی تزکیہ نفس اور تبلیغ اسلام کی طرف شدت کے ساتھ متوجہ کرنا چاہتا ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ احباب جماعت جتنی جلد اس بارہ میں کوشش شروع کر دیں گے۔ اسی سرعت سے ہمارا غفور آقا اپنی رحمتوں کے ساتھ آسمان سے نازل ہوگا۔ اور ہمارے پیارے امام کے تمام عوارض اپنی قدرت و شفاءِ خاص سے دور فرما کر ان کو بہت لمبی کام والی زندگی عطا فرما دے گا۔

اے ہمارے قادر خدا! تو جلد ہمیں ہدایت دکھا اور ہمیں اپنے اندر پاک تبدیلیوں کی توفیق عطا فرما۔ اور اشاعتِ اسلام کے لئے ہمارے اندر ایک سچی تڑپ پیدا فرما۔ اور پھر خود اپنے فضل اور رحم کے ساتھ ہمارے پیارے امام کو جلد از جلد کامل شفاء عطا فرما۔ اور اپنے پیارے نبی رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) کے جاں نثار خادم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا یعنی

لختِ جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا

کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے اپنے "محمود" کو بہت لمبی عمر عطا فرما۔ اور ان کے سب "اندھیروں" کو خود ہی دُور فرما کہ ہم سب تیرے عاجز بندے ہیں۔ اور بجز تیری خاص تائید و نصرت کے ایک انگلی بھی ہلانے کی طاقت نہیں رکھتے۔

آمین یا رب العالمین

والسلام

خاکسار

ڈاکٹر مرزا منور احمد

۱۰/۸/۵۹

خیرپور ڈویژن میں خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

۱۸-۱۹-۲۰ ستمبر ۱۹۵۹ء بمقام باندھی

مجالس خدام الاحمدیہ خیرپور کے فیصلہ کے مطابق اس علاقہ کی مجالس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع مؤرخہ ۱۸-۱۹-۲۰ ستمبر ۱۹۵۹ء کو بمقام باندھی ضلع نوابشاہ منعقد ہوگا۔ اس علاقہ کے جملہ قائدین اور اراکین مجالس مطلع رہیں۔ اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مقامی اجتماع میں شریک ہوں۔

چونکہ یہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اجتماع میں شمولیت کی تیاری کے لئے ہوتا ہے اس لئے اس اجتماع میں شامل ہونے والے جملہ اراکین۔ مرکزی دفتر کی طرف سے جاری شدہ ہدایات کے مطابق تیاری کر کے شامل ہوں مثلاً ان کے تھیلے معہ ضروری سامان مکمل ہوں۔ علمی مقابلوں کے لئے پہلے سے تیاری کی جائے اسی طرح دوسرے امور کے لئے بھی تیاری کرنی ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس امر کی تیاری بھی ضروری ہے کہ زیادہ سے زیادہ خدام اپنے مرکزی اجتماع میں شامل ہوں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سالِ دوم وقفِ جدید میں سے سات ماہ گزر چکے ہیں

سال رواں میں سے سات ماہ گزر چکے ہیں۔ مگر "وقف جدید" کے وعدوں کی وصولی کی رفتار اس نسبت سے بہت کم ہے۔

لہٰذا تمام وعدہ کنندگان احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنے وعدے جلد سے جلد ادا فرما کر ہمیں اس قابل بنائیں کہ وقف جدید کا کام مالی مشکلات کے بغیر جاری رہے۔

(انچارج دفتر وقف جدید ربوہ)

جامعہ احمدیہ کی عمارت کی تعمیر کیلئے احباب کے عطایاجات

احباب کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جامعہ احمدیہ کی عمارت ابھی پایہ تکمیل کو نہیں پہنچی۔ ابھی رہائش گاہ کا ایک حصہ اسی طرح باقی ہے۔ اس حصہ کے صحیح حالت میں نہ ہونے کے باعث طلبہ کی نگرانی میں سخت دقت پیش آتی ہے۔ اس طرح جگہ کی قلت کی وجہ سے دو تین جماعتوں کے لئے کمرے میسّر نہیں اور انہیں سردی و گرمی میں باہر بیٹھنا پڑتا ہے۔

یہ ادارہ دنیا میں تبلیغ اسلام کے لئے بنیادی ادارہ ہے۔ کیونکہ یہاں سے تیار کئے گئے مبلغ ہی ساری دنیا میں اعلاء کلمۃ الاسلام کے لئے جاتے ہیں۔ اس لئے اس ادارہ کی فلاح و بہبود خاص طور پر آپ کے پیش نظر رہنی ضروری ہے۔ اگر اس ادارہ کا انتظام ناقص ہو اور تعلیم و تربیت کے لئے ضروری وسائل میسر نہ ہوں تو جماعت احمدیہ کے آئندہ تبلیغی پروگرام میں نقص ہو جانے کا اندیشہ پیدا ہوگا۔

صدر انجمن احمدیہ نے اس کام کے لئے ابتدائی عطیہ دیا ہے۔ اور اجازت دی ہے کہ جماعت کے مخیّر احباب کی خدمت میں درخواست کر کے ضروری رقم فراہم کی جائے۔ لہٰذا میں اس اعلان کے ذریعہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں کہ احباب زیادہ سے زیادہ اس نہایت ضروری کام کی طرف توجہ کرتے ہوئے اپنے عطیہ جات ارسال فرمائیں۔

تمام رقوم خاکسار کے نام یا افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام آنی چاہئیں اور اس کی تفصیل بھجواتے وقت لکھ دیا جائے کہ یہ رقم عطیہ تعمیر عمارت جامعہ احمدیہ کے لئے ہے۔ اسے امانت تحریک جدید تعمیر جامعہ احمدیہ کھاتہ نمبر ۶۳۸ میں جمع کیا جائے۔

احباب جماعت سے عطیہ جات کی وصولی کے لئے مختلف علاقوں میں جامعہ احمدیہ کے اساتذہ کے وفد دورہ کر رہے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس سلسلہ میں ان کے ساتھ پورا پورا تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

جن احباب نے اس غرض کے لئے گرانقدر عطیہ جات دیئے ہیں ان کی فہرست کا ایک حصہ درج ذیل ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص اور اموال میں برکت دے اور زیادہ سے زیادہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(۱) محترم ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب۔ قاضی احمد سندھ ۰-۰-۱۰۰
(۲) محترم حاجی قمرالدین صاحب قمر آباد سندھ ۰-۰-۱۰۰
(۳) محترم چوہدری مختار احمد صاحب نوابشاہ سندھ ۰-۰-۲۰۰
(۴) محترم حاجی کریم بخش صاحب قمر آباد سندھ ۰-۰-۱۰۰
(۵) محترم چوہدری آفتاب احمد صاحب حیدر آباد سندھ ۰-۰-۱۰۰
(۶) محترم میرز عنایت الرحمٰن و عبدالسمیع صاحبان
ٹنڈو اللہ یار سندھ ۰-۰-۱۰۰

(پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ ربوہ ضلع جھنگ)

شوریٰ انصار اللہ کیلئے تجاویز

شوریٰ انصار اللہ میں پیش کرنے کے لئے اگر زعماء کرام یا اراکین کوئی تجویز بھجوانا چاہیں تو مقامی مجلس عاملہ کی منظوری حاصل کر کے مرکز کو زیادہ سے زیادہ ۲۰ ستمبر تک اس سے مطلع فرمایا جائے۔ بعد میں موصول ہونے والی تجاویز پر غور نہیں کیا جا سکے گا۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستہائے دُعا

(۱) میرے والد محترم الدین صاحب درویش قادیان نے دائیں ہاتھ کا اپریشن کرایا ہے۔ اور اب میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ تکلیف زیادہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ آمین (نورالدین شاہدرہ لاہور)

(۲) میری ہمشیرہ صفیہ و انور شاہدہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین۔ (محمد رفیق کریانہ ڈالہ ضلع راملپور)

اذکروا موتٰکم بالخیر

از مکرم ماسٹر محمد علی خانصاحب اشرف چنیوٹ

چوہدری عبد العزیز خانصاحب مرحوم ومغفور موضع ضربدیال اور چوہدری غلام احمد صاحب مرحوم موضع کاٹھ گڑھ ہر دو صاحبان راجپوت قوم سے ضلع ہوشیارپور کے باشندے تھے اور اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے تھے۔ ۱۹۰۳ء کا ذکر ہے کہ بندہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے درجہ نہم میں تعلیم پاتا تھا۔ یہ صاحبان تحقیق حق کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔ ان دنوں قادیان کی معمولی سے گاؤں کی حیثیت تھی۔ اکثر کچے مکان اور برائے نام چند ایک معمولی سی دوکانیں۔ کچی اور بوسیدہ سی گلیاں بازار بے رونق اگر قادیان کی تھوڑی بہت رونق کے موجب تھے تو تعلیم الاسلام ہائی سکول کے سکول و بورڈنگ ہاؤس کے طلباء و اساتذہ اور بس یا گاہ بگاہ وہ کسی نہ کسی مہمان کی آمد جو حضرت اقدس کے دعاوی کو سنکر تحقیقات کے لئے آیا کرتے۔ مہمان خانہ و لنگرخانہ کی حالت بھی بالکل سادہ تھی۔ اگر کوئی ذی وجاہت شخص حضرت اقدس کے ساتھ خط وکتابت کرکے قادیان آتا تو اس کے کھانے وغیرہ کا انتظام خود حضرت اقدس اپنے گھر میں فرماتے۔ چوہدری صاحبان بھی جب تشریف لائے بندہ بورڈنگ میں رہائش رکھتا تھا۔ مجھے پتہ چلا کہ ضلع ہوشیارپور کے دو صاحبان مہمانخانہ میں اقامت پذیر ہیں۔ لہذا میں ان کو جا ملا۔ وہ بہت خوش ہوئے کہ ہمارے ضلع کا ایک طالب علم ہم سے پہلے ہی قادیان پہونچ چکا ہے۔ میں نے اپنی حسب توفیق ان کی رہائش و خوراک کا انتظام اپنے بورڈنگ کے صحن میں کر دیا۔ احمدیت کے متعلق مجھ سے بہت سے حالات انہوں نے معلوم کئے اور پھر غالباً تیسرے دن واپس ہو گئے۔ بندہ موضع لسراداں تک ان کو حالات احمدیت سناتا گیا۔ جب ہم ایک دوسرے سے جدا ہوئے تو ہماری آنکھیں اشکبار تھیں اور دل مجروح وغمگین دونوں صاحبان نے مجھے تسلی دی کہ ہم انشاء اللہ پھر آئیں گے۔ چنانچہ وہ قریباً بعد از ایک ماہ پھر تشریف لائے۔ اور

چند دن کی رہائش کے بعد بیعت حضرت اقدس علیہ السلام سے بہرہ اندوز ہوکر واپس گئے الحمد للہ جو میری غرض تھی خدا نے پوری کر دی۔ دونوں صاحبان آپسمیں رشتہ دار تھے۔ ہر دو نے اپنے اپنے علاقہ میں جاکر احمدیت کی تبلیغ کی۔ چنانچہ موضع ضربدیال کے گرد و نواح کے دیہات مثلاً۔ اہرانہ پھگانہ۔ مگیانہ بہجیاں و دیگر مواضع میں احمدیت کو ماننے والے چوہدری عبد العزیز خانصاحب مرحوم ومغفور کی یادگار ہیں۔ اسی طرح موضع کاٹھ گڑھ کا قریباً سارا موضع اور نواحی علاقہ مکرم چوہدری غلام احمد خانصاحب کی سعی بلیغ کا نتیجہ ہیں۔ چوہدری عبد العزیز خانصاحب زمانہ طالب علمی سے ہی بڑے زیرک۔ کم گو عفت شعار۔ شرمسار اور غیرت مند تھے۔ انٹرنس کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کرکے ابھی گاؤں میں ہی بے روزگار تھے اور ان کے والد بزرگوار اگرچہ خاصی جائیداد کے مالک زمیندار تھے مگر پھر بھی وہ اپنے ہاتھ سے ہی زمیندارہ امور کرتے اور اپنے ڈھور ڈنگروں کا چارہ وغیرہ کا بدست خود انتظام کرتے تھے۔ ایک دن انہوں نے اپنے بیٹے کو حکم دیا۔ کہ ڈنگروں کو پانی وغیرہ پلاکر چارہ ڈال دو۔ انہوں نے کوئی عذر پیش کیا۔ باپ نے کہا کیا تو کوئی تحصیلدار ہے؟ جو ایسے کاموں سے کتراتا ہے۔ آپ کے دل میں کوئی ایسی سمائی کہ جھٹ اٹھ کھڑے ہوئے اور یہ کہہ کر کہ اچھا اب تحصیلدار ہوکر ہی گھر آؤں گا گھر سے چلے گئے۔ چنانچہ ان دنوں لکھے پڑھے آدمی بہت ہی کمیاب تھے۔ آپ پہلے معمولی سی ملازمت پر متعین ہو گئے۔ پھر رفتہ رفتہ تحصیلدار بن گئے۔ الغرض پھر تحصیلداری کا رتبہ پاکر ہی اپنے گاؤں گئے امیر و فقیر سے یکساں سلوک رکھنے والے منصف مزاج تھے۔ اپنی کمائی میں نہ صرف خود گزران کرتے بلکہ غریب غرباکو بھی حتی الوسع امداد دیتے رہتے

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ بحالت دورہ ہمارے گاؤں میں اپنا مقام رکھا۔ گاؤں میں پہونچ کر ان کو معلوم ہوا کہ یہی وہ موضع بیرم پور ہے۔ جہاں کا باشندہ ہمیں قادیان میں ملنے والا محمد علی ہے۔ آپ نے نمبرداروں کو حکم دیا کہ محمد علی یا اس کا باپ جو بھی موجود ہو۔ اس کو ہمارے سامنے پیش کرو۔ نمبردار و چوکیدار سب ہماری تلاش میں دوڑ پڑے میں تو لاہور میں ریلوے کلرک تھا۔ میرے والد صاحب کو لوگ پکڑ کر لے گئے۔ آپ کے ہاتھ میں حقہ تھا۔ ہمارے دشمن دوست کے دلوں میں کئی قسم کے خیالات موجزن تھے۔ بھئی چوہدری جھنڈے خاں سے کوئی قصور ہو گیا ہے۔ جو تحصیلدار کو ایسی تلاش پڑ گئی ہے۔ دشمن خوش تھے کہ آج اس کی شامت آگئی۔ دوست ان کے لئے فکر کرتے تھے۔ جب آپ تحصیلدار صاحب کی پیشی میں گئے۔ تو تحصیلدار صاحب نے چارپائی کا سرہانہ چھوڑ کر اور نہایت مودبانہ طور سے ایستادہ ہوکر عرض کیا کہ میرے مہربان چوہدری صاحب یہاں سرہانہ کی جگہ تشریف رکھیں میرے والد صاحب چونکہ ان پڑھ زمیندار تھے۔ آپ نے اسے مذاق سمجھا اور عرض کیا کہ نہیں سرکار میں اس قابل نہیں ہوں میں تو معمولی ایک زمیندار آپ کا خدمت گزار ہوں مجھے معاف رکھیں۔ مگر تحصیلدار صاحب کا بار بار یہی اصرار کہ نہیں آپ کو یہاں ہی بیٹھنا پڑے گا۔ آپ یہ سمجھیں کہ آپ میرے والد ہیں۔ اور میں آپ کا بیٹا

مگر والد صاحب اپنے عالم بے خبری میں یہی خیال فرماتے رہے تھے۔ کہ یہ مجھ سے مذاق ہو رہا ہے۔ لوگ بھی حیران تھے۔ بالآخر تحصیلدار صاحب نے یہ فرمایا کہ آپ کے صاحبزادہ نے ہمیں ہدایت کا راستہ دکھایا تھا اور ہمیں ہر طرح کا آرام پہنچایا تھا۔ افسوس ہے کہ اب یہاں ان کی ملاقات نہ ہو سکی۔ جب آئیں تو ہمارا سلام کہنا اور ان کو ہماری طرف سے تاکیدی کہنا کہ ضرور ہمیں ہوشیارپور آکر ملیں چنانچہ بعد میں کئی دفعہ ان سے ملا۔ لوگ خیال کرتے تھے۔ کہ یہ تحصیلدار صاحب کے کوئی رشتہ دار ہیں۔ جن سے تحصیلدار صاحب ایسی عزت سے مؤدبانہ ملتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے درمیان صرف دینی رشتہ ہی تھا لیکن اس زمانہ میں دینی تعلق سب سے زیادہ مضبوط اور پرکشش ہوتا تھا۔ جہاں دو احمدی ملتے سگے بھائیوں کی طرح آپس میں محبت اور اخلاص ظاہر کرتے تھے۔

دعا ہے۔ کہ وہ خالق دو جہاں اپنے فضل وکرم سے ان کو اپنے قرب وجوار میں جگہ بخشے اور ان کے پسماندگان اولاد۔ رشتہ دار و واقف کاروں کو بھی ان کی راہ پر چلنے کی توفیق بخشے۔

(ماسٹر محمد علیخاں اشرف)

اقتباسات درثمین فارسی

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی منظوم کلام (درثمین) کے اقتباسات مشتمل بر سولہ صفحات عمدہ کتابت وطباعت کے ساتھ سفید اعلیٰ کاغذ پر شائع کئے گئے ہیں۔ جن کے پڑھنے سے فارسی دان اصحاب پر ایک وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ یہ بہترین تحفہ احباب اپنے دوستوں کو بھی پیش کر سکتے ہیں۔ مجالس اور ارکان کو چاہیئے کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ سے یہ رسالہ فی سینکڑہ -/۳۳ روپے کے حساب سے طلب فرمائیں ایک نسخہ کی قیمت ساڑھے پانچ آنے ہو گی۔

قائد اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

مجالس انصار اللہ کیلئے ضروری اعلان

پارہ دوم نصف ثانی کا امتحان ۲۷ ستمبر کو ہو گا

مجالس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ پارہ دوم نصف ثانی کا امتحان ۲۷ ستمبر کو ہو گا۔ اس کے لئے ابھی سے احباب تیاری شروع کر دیں۔

محترم صدر صاحب انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے ہدایت ہے کہ کم از کم نصف ممبران کی شمولیت ہر مجلس سے ضروری ہے۔ مجالس نوٹ فرمالیں۔ (قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ)

کامیابی اور درخواست دعا:۔ عزیزم مکرم مولوی محمد عثمان صاحب نے اس سال پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اسلامیات کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ

انصار اللہ کا پانچواں سالانہ اجتماع

انصار اللہ کا پانچواں سالانہ اجتماع اپنی امتیازی خصوصیات کے ساتھ ۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۵۹ء کو بروز ہفتہ و اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ یہ اجتماع خالص دینی اور تربیتی اجتماع ہے جس میں شریک ہونے والے اکثر احباب خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے قلوب میں نمایاں تغیر اور زندگی میں واضح تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ اس بابرکت اجتماع میں کثرت سے شریک ہونے کے لئے احباب کو ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہیئے

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تفسیر صغیر اور انصار اللہ

یہ امر ظاہر ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی "تفسیر صغیر" موجودہ وقت کے لحاظ سے بہترین تفسیر ہے۔ علاوہ دوسری خوبیوں کے اس کا ترجمہ ایسے رنگ میں کیا گیا ہے کہ ہر خواندہ اور ناخواندہ اس کے ترجمہ اور مطلب کو بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ مجالس انصار اللہ کو چاہیئے کہ اپنے اپنے ہاں تحریک کرکے تفسیر صغیر کی خرید کی طرف توجہ دلائیں اور اس کی امداد سے ترجمہ اور تفسیر سیکھیں اور فائدہ اٹھائیں

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

قابل توجہ مجالس انصار اللہ پاکستان

قیادت تعلیم مرکزیہ کی طرف سے پارہ دوم نصف ثانی کے امتحان کے لئے ۶ ستمبر کا اعلان ہو چکا ہے۔ مجلس مرکزیہ کے فیصلہ کے مطابق ہر مجلس کے کم از کم نصف ارکان کی شمولیت ضروری ہے۔ زعماء اضلاع اور مجالس کے زعماء کوشش فرما کر کم از کم نصف ممبران کو تیار کر کے اطلاع فرمائیں۔ ہر مجلس کی طرف سے جواب ۳۰ اگست تک آنا ضروری ہے تاکہ اس کے مطابق مجالس کو امتحانی پرچے بھجوائے جائیں۔ اس لئے زعماء کی فوری توجہ درکار ہے۔

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے بڑے بھائی محمد عبد اللہ صاحب ایس۔سی۔ ایل بی مقیم حیدرآباد دکن محکمانہ مشکلات میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمود احمد سعید واقف زندگی۔ ربوہ)

(۲) میرا لڑکا عزیزم مبارک احمد جو گورنمنٹ کی طرف سے فرانس میں ٹریننگ کے لئے گیا تھا۔ نومبر ۲۰؍۸؍۵۹ کو واپس آرہا ہے۔ احباب بخیریت واپسی کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد بوٹا دوکاندار غلہ منڈی ربوہ)

(۳) میرے والد بزرگوار ماسٹر محمد علی خاں صاحب اشرف صحابی بعارضہ پرانا نزلہ و کھانسی و کثرت بیمار رہتے ہیں۔ ان کی صحت بہت کمزور ہو چکی ہے۔ اور میرا بچہ عزیزی مبارک علی کی صحت بھی کمزور رہتی ہے۔ شفایابی و صحت یابی و عمر درازی کے لئے اور بندہ کی مالی مشکلات کے رفع ہونے کے لئے احباب جماعت دعا فرمائیں۔

(محمد علی خان امجد۔ پٹواری دفتر تحصیل چنیوٹ)

(۴) میری لڑکی امۃ الرحمن عرصہ سے آنکھوں کی مرض میں مبتلا ہے۔ بینائی کمزور ہوگئی ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (حکیم عبد الرحمن شاہ۔ دار الرحمت ربوہ)

(۵) میری باجی نسیم چھ ماہ سے شدید بیمار ہیں اور جناح ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہیں احباب سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ (محمد اشرف ہاشمی متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ)

(۶) میں نو سال سے محکمانہ طور پر ایک سنگین مقدمہ میں ماخوذ ہوں۔ تاریخ فیصلہ ۱۵؍۸؍۵۹ مقرر ہوئی ہے۔ باعزت بریت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد صادق برادر مولوی غلام باری صاحب سیف حال مظفر گڑھ)

(۷) میری لڑکی عابدہ ایک ماہ سے بعارضہ بخار و جگر کی خرابی بیمار ہے۔ احباب جماعت اس کی شفائے کامل کے لئے دعا فرمائیں۔

(سید عبید اللہ شاہ پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چک جھمرہ)

(۸) میری اہلیہ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں بزرگان سلسلہ و احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(مستری محمد شریف دار البرکات ربوہ)

ضرورت مند اصحاب کے لئے

۱۔ توسیع میعاد داخلہ } ریمیڈیل Remedial انگلش کلاسز ۱۰؍۸؍۵۹ سے لا کالج میں ۸ تا ۱۱ بجے قبل دوپہر لگا کرینگی

یہ کلاسیں ایسے انڈر گریجوایٹس کے لئے مقصود ہیں جو انجینئرنگ میڈیکل یا کامرس کالجوں یا یونیورسٹی سے ملحقہ دیگر کالجوں کی فرسٹ ایئر کلاس میں داخل ہونے والے ہوں۔ درخواستیں بنام ڈاکٹر ایم صادق انچارج ریمیڈیل انگلش کلاس معرفت دفتر لا کالج لاہور اب بھی دی جاسکتی ہے۔ (پ۔ ٹ ۶؍۸؍۵۹)

۲۔ داخلہ والٹن ٹریننگ سکول لاہور کینٹ } ریلوے کمرشل گروپ ۷۵ خالی اسامیاں۔ عرصہ ٹریننگ ۶ ماہ۔ از ۱؍۸؍۵۹۔ وظیفہ دوران ٹریننگ ۵۰ روپے بطور کمرشل کلرک تقرری پر تنخواہ ۶۰-۴-۱۰۰-۵-۱۲۰ گرانی و دیگر الاؤنس علاوہ

شرائط: پاکستانی میٹرک سیکنڈ ڈویژن عمر ۱؍۸؍۵۹ کو ۱۸ تا ۲۴۔ قبائلی و آزاد کشمیر کے امیدواران کے لئے خاص مراعات۔ تفصیلات کے لئے نزدیک ترین دفتر بھرتی کی طرف رجوع کریں۔

درخواستیں مجوزہ فارم میں جو ایک روپے میں ہر ایک بڑے ریلوے سٹیشن سے ملتی ہے۔ ۸؍۹؍۵۹ تک بنام نمبر دیک ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر (پ۔ ٹ ۷؍۸؍۵۹)

۳۔ داخلہ گورنمنٹ کالج آف انجینئرنگ و ٹیکنالوجی لاہور } ڈگری کورسز سول مکینیکل الیکٹریکل

مائننگ اور ٹیکسٹائل سینڈوچ ریٹ کورسز مکینیکل و الیکٹریکل میں داخلے کے لئے درخواستیں معہ فیس رجسٹریشن ۲۴؍۸؍۵۹ تک۔ فارم درخواست کالج کے پراسپکٹس ۶۰-۱۹۵۹ء میں موجود ہے جو مینیجر گورنمنٹ بک ڈپو لاہور۔ کراچی و ڈھاکہ سے ایک روپیہ نقد میں ملتا ہے۔ باشندگان آزاد کشمیر حکومت آزاد کشمیر کی معرفت درخواستیں ارسال کریں۔ (پ۔ ٹ ۹؍۸؍۵۹)

۴۔ داخلہ انجینئرنگ کالج پشاور } فرسٹ ایئر کلاس میں داخلے کے لئے درخواستیں مجوزہ فارم میں بنام پرنسپل ۲۵؍۸؍۵۹ تک معہ

۴ روپے فیس رجسٹریشن۔ شرائط: بی۔ ایس۔ سی یا ایف۔ ایس۔ سی (نان میڈیکل)

پراسپکٹس و فارم درخواست ایک روپیہ نقد میں یا ۸؍۱ روپے کا منی آرڈر بھیج کر دفتر پرنسپل سے طلب کریں (پ۔ ٹ ۹؍۸؍۵۹)

۵۔ داخلہ پاٹری ٹریننگ کلاس شاہدرہ } یک سالہ کورس۔ آغاز یکم ستمبر ۱۹۵۹ء علمی و عملی ٹریننگ مستحقین کو وظائف

چار وظائف برائے غیر کمہاران ہر ایک ماہانہ ۲۰ روپے ماہوار۔ اور چار برائے جدی کمہاران ہر ایک ماہانہ ۱۵ روپے ماہوار۔ شرائط: میٹرک سائنس والے کو ترجیح۔ داخلے کے لئے درخواستیں ۲۱؍۸؍۵۹ تک بنام سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ سنٹرل پاٹری شاہدرہ (پ۔ ٹ ۹؍۸؍۵۹)

۶۔ داخلہ سینیٹری انسپکٹرس ٹریننگ سکول کراچی و ڈھاکہ } یک سالہ کورس شرائط: پاکستانی

میٹرک سائنس دریائی والوں کو ترجیح۔ عمر ۱؍۸؍۵۹ کو ۲۲۔ فیس ۵۰ روپے پیشگی۔ انتظام رہائش بذمہ امیدوار۔ درخواستیں ۲۵؍۸؍۵۹ تک بنام اسسٹنٹ ڈائریکٹر ہیلتھ انسٹی ٹیوٹ آف پاکستان کراچی یا ڈھاکہ (پ۔ ٹ ۹؍۸؍۵۹)

ناظر تعلیم۔ ربوہ

پیج ند کے بائیں بازو کو تباہی سے بچانے کیلئے فوج پہنچ گئی

دریائے چناب کی تند لہروں نے بند کو کاٹنا شروع کر دیا

لاہور ۱۱؍ اگست۔ کل آرمی انجینئرز اور پیدل فوج کی ایک تعداد پیج ند بھیج دی گئی ہے تاکہ بائیں بند کی حفاظت کا انتظام کر سکیں۔ اس جگہ دریائے چناب نے دیہاتی رخ بدلنا شروع کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے اس بند کو سخت خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

یہ خطرہ درحقیقت پانچ دن پہلے محسوس ہوا تھا۔ جب دریائے چناب کی تند و تیز لہروں نے بند کی ایک حفاظتی دیوار کو چاٹ لینے کے بعد بند کو کاٹنا شروع کر دیا تھا۔ سول افسروں نے بند کو محفوظ بنانے اور دریائے چناب کی سرکش لہروں کا رخ موڑنے کی اپنی پوری کوشش کی۔ لیکن آج صبح وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ ان کے وسائل ایسے نہیں جو حالات پر قابو پا سکیں۔ آخر کار فوجی افسروں سے صورت حال کو اپنے ہاتھ میں لینے کی درخواست کی گئی۔ یہ پیغام پہنچتے ہی ابتدائی سرگرمی شروع کر دی گئی۔ صبح دس بجے تک پیدل فوج اور انجینئرز موقع پر پہنچ گئے۔ اور انہوں نے دریائے چناب کی سرکش لہروں کا مقابلہ شروع کر دیا۔ بعد ازاں ان کی امداد کے لئے سگنل۔ ایمبولنس اور ورکشاپ کے دستے بھی پہنچ گئے۔ پیج ند کی تازہ ترین اطلاعات کے مطابق حالات پر قابو پانے کی زبردست جدوجہد جاری ہے۔

ہندوستانیوں اور افریقیوں میں تصادم

ڈربن ۱۱؍ اگست۔ کل رات ڈربن میں افریقیوں اور ہندوستانیوں کے درمیان ایک تصادم میں متعدد افراد مجروح ہو گئے۔

عینی شاہدوں کے بیان کے مطابق ایک افریقی ایک کار سے ٹکرا کر سڑک پر گر پڑا۔ اس کار کو ایک ہندوستانی شخص محمد حنیف چلا رہا تھا اس پر مجروح شخص کے گرد مجمع جمع ہو گیا۔ اور چار افریقیوں نے جو کچھ دیر بعد وہاں پہنچے یہ سمجھ لیا کہ اس شخص کو ہندوستانیوں نے مارا ہے۔ چنانچہ انہوں نے پاس کھڑے ہوئے ہندوستانیوں پر حملہ بول دیا۔ اور اس طرح دیکھتے دیکھتے زبردست بلوہ شروع ہو گیا۔ جس میں افریقیوں نے انیٹوں پتھروں اور بوتلوں وغیرہ کا آزادانہ استعمال کیا۔ ایک اینٹ پاس ہی واقع ایک ہندوستانی کی دوکان پر بھی پھینکی گئی جس سے دوکان کی کھڑکی ٹوٹ گئی۔ بالآخر ایک افریقی عورت نے بڑی مشکل سے اپنے ہم وطنوں کو سمجھایا کہ مجروح افریقی اتفاقی حادثہ کا شکار ہوا ہے۔ اسے کسی نے مارا نہیں ہے۔ اس پر معاملہ رفع دفع ہو گیا۔

سنگاپور ۱۱؍ اگست۔ انڈونیشی قونصل جنرل متعینہ سنگاپور نے کہا کہ اس وقت انڈونیشیا کو فاقہ کشی اور افلاس کے خطرہ کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ آپ نے کہا کہ میری حکومت ان خطروں کا مقابلہ کر رہی ہے

کیوبا کی فضائیہ کے ۲۸ ارکان گرفتار

ہوانا۔ ۱۱؍ اگست کیوبا کی پولیس نے فضائیہ کے اٹھائیس باغی ارکان کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ گرفتاریاں ایک طیارے کے حادثے کے سلسلہ میں عمل میں آئی ہیں جو چند روز قبل پرواز کے دوران گر کر تباہ ہو گیا تھا۔ اس حادثہ میں پائلٹ ہلاک اور عملے کے دو ارکان مجروح ہو گئے

اوقاتِ روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودہا

ٹیلیفون دفتر لاہور ۹۴۴۴ جنرل بکنگ آفس سرگودہا ۳۸ ۲۴ دفتر اے گروپ سرگودہا ۲۶۸-۴ ۲۱۶۳- دفتر بی گروپ سرگودہا ۲۳۹۵ جنرل مینیجر اے گروپ سرگودہا ۲۱۶۳

نمبر سروس	پہلی	دوسری	تیسری	چوتھی	پانچویں	چھٹی	ساتویں	آٹھویں	نویں	دسویں	گیارھویں
از سرگودہا برائے لاہور	۳½	۴½		۶½	۷½	۸/۴۵	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۴½	۱۶
از لاہور برائے سرگودہا	۳½	۵½	۷-۴۵	۸½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۴	۱۵	۱۶	۱۵
از سرگودہا برائے گوجرانوالہ	۵½	۱۰-۳۰	۵-۱۵								
از گوجرانوالہ برائے سرگودہا	۵½	۱۰-۴۰	۵-۴۵								
از سرگودہا برائے کانڈیوالہ	۴	۱۶									
از کانڈیوالہ برائے سرگودہا	۶	۶-۱۵									

نوٹ:۔ لاہور سرگودہا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودہا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے

(جنرل مینیجر)

کراچی کے قریب دوسرے تجرباتی کنوئیں کی نو ہزار فٹ تک کھدائی

کالا سال میں تیسرے کنوئیں سے تیل دستیاب ہونے کی توقع

کراچی ۱۱؍ اگست۔ کراچی کے نواح میں تیل کے دوسرے تجرباتی کنوئیں کی کھدائی ۹ ہزار فٹ تک پہونچ چکی ہے۔ کھدائی چھبیس اپریل ۱۹۵۹ء کو شروع کی گئی تھی۔ یہ کنواں پاکستان پٹرولیم لمیٹڈ اور امریکہ کی اسٹینڈرڈ آئل کمپنی کی مشترک کوششوں سے کھودا جا رہا ہے۔

تیل کے ماہروں نے اندازہ لگایا ہے کہ جب تک کھدائی دس ہزار فٹ تک نہ پہونچ جائے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کنوئیں سے تیل نکلے گا یا نہیں۔ بہرحال مذکورہ کمپنیوں کی تجویز یہ ہے کہ چودہ ہزار فٹ کی گہرائی تک کھدائی کی جائے۔ ۱۹۵۶-۵۷ء میں موجودہ کنوئیں کے قریب ہی پہلا کنواں کھودا گیا تھا۔ لیکن اس سے تیل دستیاب نہیں ہوا تھا۔ البتہ اس سے کھدائی کرنے والوں کو بڑی مفید معلومات ملی تھیں۔ آخر کار ماہرین اس نتیجہ پر پہونچے تھے کہ اس کے قریب ہی دوسرا کنواں بھی کھودنا چاہیئے۔ کیونکہ ماہرین کے قیاس کے مطابق اس جگہ گیس یا تیل نکلنے کے امکانات موجود ہیں۔ اس کنوئیں سے معمولی سی گیس دستیاب ہوئی تھی لیکن یہ ثابت ہوا تھا کہ وہاں سے تجارتی پیمانے پر گیس نکالنا ناممکن ہے۔

مغربی پاکستان کے شمالی حصے میں کالا سال مقام پر بھی ایک تجرباتی کنواں کھودا جا رہا ہے۔ جس کی گہرائی دس ہزار فٹ تک پہونچ چکی ہے۔ تجویز یہ ہے کہ اسے ساڑھے بارہ ہزار فٹ کی گہرائی تک پہنچایا جائے اس کی کھدائی پندرہ مئی کو شروع کی گئی تھی اس علاقے میں پہلے بھی دو کنوئیں کھودے گئے تھے۔ لیکن ان سے تیل برآمد نہیں ہوا تھا۔ ماہرین کا خیال ہے کہ تیسرے کنوئیں سے تیل برآمد ہو جائے گا۔

تیل صاف کرنیکے کارخانے کے متعلق بات چیت

کراچی ۱۱؍ اگست۔ کراچی میں تیل صاف کرنے کے کارخانے کے قیام میں دلچسپی لینے والی چار غیر ملکی کمپنیوں اور حکومت پاکستان کی بات چیت آخری دور میں داخل ہو گئی ہے اور اب فریقین ایک دوسرے کی آخری شرائط پر غور کر رہے ہیں۔ اب ان چار کمپنیوں کے نمائندے کراچی سے واپس چلے گئے ہیں تاکہ اپنے ہیڈ کوارٹروں کو حکومت پاکستان کی پیشکردہ شرائط سے آگاہ کر سکیں کہ وہ اس مہینے کے آخر تک واپس کراچی آکر حکومت کو اپنے ہیڈ کوارٹروں کے ردعمل سے آگاہ کرینگے تیل صاف کرنے کے کارخانے کے قیام کی بات چیت ۱۹۵۷ء میں شروع ہوئی تھی۔ جس میں برما آئل کمپنی کے نمائندوں نے حصہ لیا تھا۔ یہ بات چیت کئی مرحلوں سے گذر چکی ہے۔ اور اب وہ آخری دور میں ہے۔

کیرالا کے تمام نظر بندوں کی رہائی

نئی دہلی ۱۱؍ اگست۔ باوثوق ذرائع کی اطلاع کے مطابق کمیونسٹ صوبہ کیرالا میں حکومت کے خلاف حالیہ ایجی ٹیشن کے دوران جتنے افراد نظر بند کئے گئے تھے ان سب کو دو تین دن کے اندر رہا کر دیا جائے گا اس ایجی ٹیشن کے سلسلے میں چھ سات ہزار افراد گرفتار کئے گئے تھے۔ اور ان کی اکثریت پہلے ہی رہا کی جا چکی ہے۔

متحدہ عرب جمہوریہ میں ٹیلی ویژن

قاہرہ ۱۱؍ اگست۔ چار جاپانی فرموں کو امید ہے کہ انہیں عنقریب متحدہ عرب جمہوریہ میں ٹیلی ویژن کا ایک نظام قائم کرنے کا ٹھیکہ مل جائے گا۔ ان چاروں میں سے ایک۔ ٹوکیو شیبارا الیکٹرک کمپنی ہے اس کا کہنا ہے کہ اسے قاہرہ سے اطلاع ملی ہے کہ علاوہ ملکوں کی کمپنیوں نے جو بولیاں دی تھیں ان میں سے اس کی بولی (ڈیڑھ کروڑ پینتیس لاکھ مصری پونڈ) کی بولی سب سے کم ہے

کمپنی کا کہنا ہے کہ اس منصوبہ کے تحت مختلف علاقوں میں پانچ ٹرانسمیٹر سٹیشن اور سات ریلے سٹیشن قائم کئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ ایک کارخانہ قائم کیا جائے گا۔ جس میں دس ہزار ٹیلی ویژن سیٹ اور نوے ہزار ریڈیو سیٹ اور نوے ہزار ریڈیو سیٹ تیار کئے جا سکیں گے ان کے لئے زیادہ تر پرزے جاپان فراہم کرے گا۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے۔

ولادت

خدا تعالیٰ نے مجھے ۲۷؍۷؍۵۹ کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ احباب جماعت درازی عمر اور خادمہ دین بننے کے لئے دعا فرمادیں۔ نومولود چوہدری نصر اللہ صاحب آف فتو کی ضلع سیالکوٹ کی نواسی ہے۔ (خاکسار غلام محمد ولد غلام رسول مسلم رسولنگر ضلع گوجرانوالہ از کراچی

مسٹر جسٹس اخلاق حسین کو اُن کے عہدے سے الگ کر دینے کی سفارش

سپریم کورٹ نے چھیاسی صفحات پر مشتمل رپورٹ مرکزی حکومت کو بھیجدی

لاہور ۱۲ اگست۔ سپریم کورٹ آف پاکستان نے مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے جج مسٹر اخلاق حسین کے خلاف عائد کردہ تین میں سے دو الزامات کو صحیح قرار دیا ہے۔ اور اس بناء پر رائے ظاہر کی ہے کہ انہیں جج کے عہدہ سے علیحدہ کر دیا جائے عدالت عالیہ نے اس مضمون کی متفقہ رائے کا اظہار ۸۶ صفحات پر مشتمل اس رپورٹ میں کیا۔ جو حکومت پاکستان کو مناسب کارروائی کے لئے بھیج دی گئی ہے۔

رپورٹ پر پانچوں فاضل ججوں کے دستخط ثبت ہیں۔ تاہم کل صبح اس کا اعلان فل بنچ مشتمل بر چیف جسٹس مسٹر محمد منیر، مسٹر جسٹس شہاب الدین اور مسٹر اے آر کارنیلیس کے اجلاس میں کیا گیا۔ اس موقعہ پر کمرۂ عدالت میں متعدد وکلاء کے علاوہ کئی دوسرے اصحاب بھی موجود تھے لیکن مسٹر اخلاق حسین غیر حاضر رہے۔

صدر مملکت نے مسٹر اخلاق حسین کو صوبائی ہائی کورٹ (لاہور) کے جج کے عہدہ سے ۱۴ نومبر ۵۸ء کو معطل کیا تھا۔ اور پھر سپریم کورٹ سے درخواست کی گئی تھی کہ مدعا علیہ کے خلاف عائد کردہ الزامات کی تحقیقات کر کے رپورٹ پیش کی جائے۔

الزامات

الزامات یہ ہیں:۔

۱۔ مسٹر اخلاق حسین نے ہائی کورٹ کے جج کی حیثیت سے ۵۴-۱۹۵۳ء اور ۵۵-۱۹۵۴ء کے انکم ٹیکس کے غلط حسابات پیش کئے۔ انہوں نے یہ کارروائی ایک نام نہاد شراکت نامہ کی بنیاد پر کی جو ۲۷ فروری ۱۹۵۳ء کو محض انکم ٹیکس سے بچنے کے لئے کیا گیا تھا۔

۲۔ جب گورنر مغربی پاکستان نے انہیں ۱۹۵۶ء میں انتخابی ٹربیونل کا صدر مقرر کیا تو انہوں نے عذرداریوں کی سماعت کے لئے انتہائی دور دراز مقامات کا انتخاب کر کے نہ صرف سرکاری روپیہ کے خرچ کے سلسلے میں مکمل لاپرواہی کا مظاہرہ کیا بلکہ انہوں نے فریقین اور گواہوں کی پریشانی کا بھی خیال نہ کیا۔ اور پھر انہوں نے اس سلسلہ میں جس طریق سے سفر کئے اس کے پیش نظر یہی خیال ہو سکتا ہے کہ انہوں نے یہ سب کچھ ذاتی منفعت کے لئے کیا تھا۔

۳۔ انہوں نے اپنی عدالت میں اپنے بیٹے رضا کاظم کو اس طریقہ سے پیش ہونے کی اجازت دی جو عدالتی آداب کے منافی تھا۔

سپریم کورٹ میں ان الزامات کی تحقیقات ۲۷ جنوری ۵۹ء کو شروع ہوئی اور بند کمرہ میں چالیس (۴۰) سماعتوں کے بعد ۹ جولائی ۱۹۵۹ء کو ختم ہوئی۔ جس کے دوران استغاثہ کی طرف سے سترہ اور صفائی کی طرف سے بیس گواہ پیش ہوئے تھے۔ حکومت پاکستان کی طرف سے اس سلسلہ میں اٹارنی جنرل مسٹر فیاض علی مرحوم نے ۷ اپریل تک وکالت کے فرائض سرانجام دیئے۔ ۸ اپریل کو حرکت قلب بند ہونے سے ان کا انتقال ہوا تو ۹ اپریل سے شیخ عبد الحق سرکاری وکیل کی حیثیت سے پیش ہوئے۔ مسٹر محمد اقبال ایڈووکیٹ اور مسٹر افتخار الدین احمد نے ان کی امداد کی۔ مسٹر اخلاق حسین نے اپنی صفائی میں خود بحث کی۔ ان کی طرف سے کوئی اور وکیل پیش نہیں ہوا تھا۔

سپریم کورٹ کی رائے میں مسٹر اخلاق حسین کے خلاف تیسرا الزام صحیح نہیں —— یعنی انہوں نے اپنے بیٹے مسٹر رضا کاظم کو ۱۱ جولائی ۵۰ء کو اپنی عدالت میں پیش ہونے کی اجازت دیکر کسی بدعنوانی کا ارتکاب نہیں کیا تھا۔

سپریم کورٹ نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ ہماری رائے میں مدعا علیہ نے پہلے دو معاملات میں شدید نوعیت کی بدعنوانی کا ارتکاب کیا تھا۔ اور مدعا علیہ کو ان کے عہدے سے الگ کرنے کے لئے یہ جواز کافی ہے۔

تبت کے پناہ گزینوں کے لئے اقوام متحدہ کی امداد کا مسئلہ

نئی دہلی ۱۲ اگست۔ کل پنڈت نہرو نے لوک سبھا میں بتایا کہ بھارتی حکومت نے تبتی پناہ گزینوں کی امداد کے سلسلے میں اقوام متحدہ سے مدد کی درخواست کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ آپ نے کہا کہ اس امر کا بہت کم امکان ہے کہ تبتی پناہ گزین مستقبل قریب میں اپنے وطن واپس چلے جائیں گے۔ اگرچہ پناہ گزینوں کا ریلا کچھ عرصہ پہلے ختم ہو گیا تھا لیکن چند دن پیشتر ایک سو مزید پناہ گزین بھوٹان پہنچ گئے ہیں اور بھارت نے انہیں قبول کر لیا ہے۔ پنڈت نہرو نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ بطور مجموعی بارہ ہزار چار سو پناہ گزین بھارت آئے ہیں۔ انہیں سے چالیس تبتی نسل سے تعلق نہیں رکھتے۔

درخواست دُعا

میرے نسبتی بھائی عبد الستار خاں پہاڑی پر کام کرتے ہوئے پتھروں پر گرنے سے سخت زخمی ہوگئے ہیں۔ اور اجکل ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ درویشان قادیان واحباب کرام دعا کریں کہ خداوند کریم جلد صحت عطا فرمائے۔

خلیل احمد کارکن لنگر خانہ ربوہ

ضروری اعلان

ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب بصورت سیٹ شائع کر رہے ہیں اس کی طباعت کے سلسلہ میں ہمیں مندرجہ ذیل کتب کی فوری ضرورت ہے جس دوست کے پاس ہوں براہ کرم ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ اگر وہ اس کی قیمت وصول کرنا چاہیں تو قیمت ادا کر دی جائے گی۔ اور اگر وہ قیمت وصول نہ کرنا چاہیں۔ تو کتاب شائع ہونے پر اس کتاب کی دو جلدیں دے دی جائیں گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ اگر کتب کے پہلے ایڈیشن ہوں۔ تو زیادہ بہتر ہے۔

(۱) حجۃ الاسلام (۲) جنگ مقدس (۳) کرامات الصادقین (۴) اتمام الحجۃ (۵) سر الخلافہ

خاکسار مینجنگ ڈائرکٹر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ